مسافر نے 15 دن ٹھہرنے کی نیت کی اور اچانک کام پڑ گیا تو اب کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو محمد محمد سرفراز اختر عطاری

مصدق: مفتی فضیل رضا عطاری

فتوی نمبر: 107

تاریخ اجراء: 17 جمادی الاولی 1445ھ / 02 دسمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں اپنے آبائی علاقہ سے تقریبا 200 کلومیٹر دور ایک شہر میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت سے مقیم تھا۔ ابھی چار دن ہی گزرے تھے کہ کسی کام کے سلسلے میں مجھے دو دن کے لئے قریبی شہر جو مدت سفر سے کم پر واقع ہے، میں جانا پڑ گیا، تو ایسی صورت میں ان دو دنوں میں اور واپس آنے کے بعد میں پوری نماز پڑھوں گا یا قصر کروں گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مسافر شرعی جب کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لے، تو وہ جگہ اس کے لئے وطن اقامت بن جاتی ہے۔ اس کے بعد جب تک وہ وطن اصلی میں نہ چلا جائے یا کسی اور جگہ کو وطنِ اقامت نہ بنالے اگرچہ وہ مدتِ سفر سے کم فاصلے پر ہو یا سفر شرعی کے لئے روانہ نہ ہو جائے، اس وقت تک مقیم ہی رہے گا اور پوری نماز پڑھے گا۔

پوچھی گئی صورت میں جب آپ نے اس شہر میں پندرہ دن رہنے کی نیت کر لی، تو وہ آپ کا وطن اقامت بن گیا، اس کے بعد چونکہ آپ کا اپنے وطن اقامت سے دوسرے شہر کا سفر، سفر شرعی نہیں ہے اور وہاں پر قیام بھی فقط دو دن کے لئے ہے پندرہ دنوں کے لئے نہیں ہے، تو آپ کا وطن اقامت باطل نہ ہوا، لہذا آپ مقیم ہی رہیں گے، ان دو دنوں میں اور واپس آنے کے بعد پوری نماز پڑھیں گے۔

تنویر الابصار ودر مختار میں ہے: "يبطل (وطن الاقامة بمثله و) بالوطن (الاصلي و) بإنشاء (السفر)" یعنی وطنِ اقامت دوسرے وطنِ اقامت سے، وطن اصلی سے یوں ہی سفر شروع کرنے سے باطل ہو جاتا ہے۔ (تنویر الابصار ودرمختار مع ردالمحتار، جلد 02، صفحہ 739، مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار میں ہے: "قولہ (بمثلہ) أی سواء کان بینھما مسیرۃ سفر أو لا" ماتن رحمۃ اللہ علیہ کا قول:(وطن اقامت دوسرے اقامت سے باطل ہو جاتا ہے) اگرچہ ان دونوں کے درمیان سفر شرعی کی مسافت پائی جائے یا نہیں۔ (ردالمحتار، جلد02، صفحہ739، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا، تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ یونہی وطن اقامت وطن اصلی و سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔" (بہار شریعت، جلد01، صفحہ751، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے: "خراسانی قدم بغداد و عزم علی الاقامۃ بھا خمسۃ عشر یوما، و مکی قدم الکوفۃ و عزم علی الاقامۃ بھا خمسۃ عشر یوما، ثم خرج کل واحد منھما من وطنہ یرید قصر ابن ھبیرۃ فانھما یصلیان اربعا فی الطریق و بالقصر لانھما کانا متوطنین احدھما ببغداد و الآخر بالکوفۃ، و لم یقصدا مسیرۃ مدۃ السفر، لان من بغداد الی کوفۃ مسیرۃ اربع لیال و القصر ھو المنتصف، و کان کل واحد منھما قاصدا مسیرۃ لیلتین فبھذا لا یصیر مسافرا، فان عزما علی الاقامۃ بالقصر خمسۃ عشر یوما صار القصر وطن سفر لھما و انتقض وطن المکی بالکوفۃ و وطن الخراسانی ببغداد بوطن مثلہ، ملخصا" خراسانی بغداد گیا اور وہاں اس کی پندرہ دن رہنے کی نیت تھی۔ مکی کوفہ میں گیا اور وہاں اس کی پندرہ دن رہنے کی نیت تھی، پھر ان میں سے ہر ایک اپنے وطن سے قصر ابن ہبیرہ کے ارادے سے نکلے، تو راستے میں اور قصر ابن ہبیرہ پہنچ کر چار رکعتیں پڑھیں گے، کیونکہ ان دونوں کے وطن (اقامت بن گئے) ہیں ایک کا بغداد میں دوسرے کا کوفہ میں۔ اور انہوں نے مدتِ سفر کا قصد نہیں کیا، کیونکہ بغداد سے کوفہ چار راتوں کا سفر ہے قصر ان دونوں کے درمیان ہے اور ان میں سے ہر ایک نے دو راتوں کے سفر کا ارادہ کیا ہے اور اتنے سفر سے مسافر نہیں ہوتا۔ ہاں اگر قصر میں وہ پندرہ دن رہنے کی نیت کر لیں، تو قصر ان کا وطن اقامت بن جائے گا اور مکی کا کوفہ والا اور خراسانی کا بغداد والا وطن اقامت اپنی مثل کی وجہ سے باطل ہو جائے گا۔ (فتاوی تاتارخانیہ، جلد01، صفحہ 512، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "پندرہ رات پورے کا قیام ٹھہر الیا اور اس کے بعد اتفاقاً چند راتوں کے لئے اور جگہ جانا ہوا جو الٰہ آباد سے تین منزل کے فاصلہ پر نہیں اگرچہ دس

بیس، بلکہ چھپن میل تک ہو تو سفر نہ ہو گا اس مقامِ دیگر میں بھی نماز پوری پڑھنی ہو گی اور الٰہ آباد میں بھی۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد 08، صفحہ 251، 252، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

تنبیہ: یاد رہے مذکورہ صورت میں پوری نماز پڑھنے کا حکم اسی وقت ہے جبکہ واقعی آپ کی ایک جگہ پورے پندرہ دن رہنے کی نیت ہو اور بعد میں اتفاقاً کہیں جانا پڑ جائے۔ اگر پہلے ہی سے معلوم ہے کہ چار دن کے بعد دوسرے شہر میں کام کے لئے جانا ہو گا اور وہاں کم از کم ایک رات گزارنی ہو گی، تو اس صورت میں یہ جگہ آپ کے لئے وطن اقامت نہیں بنے گی اور دونوں جگہوں میں قصر نماز پڑھنی ہو گی، کیونکہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق وطن اقامت بننے کے لئے کسی ایک جگہ پر پورے پندرہ دن گزارنے کی نیت کرنا ضروری ہے اور یہاں پر پندرہ دن کی نیت سے مراد پندرہ راتیں بسر کرنے کی نیت ہے کہ اقامت میں معتبر رات بسر کرنا ہے اگرچہ دن میں کسی دوسرے مقام پر جانے کی نیت ہو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا، جبکہ دوسرا مقام مدتِ سفر سے کم پر ہو اور اگر ایک رات بھی کسی اور مقام پر گزارنے کی نیت ہو اگرچہ وہ مدتِ سفر سے کم ہو، تو وطن اقامت نہیں بنے گا اور نماز میں قصر کرنا ضروری ہو گا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "أن الحاج إذا دخل مكة في أيام العشر ونوى الإقامة نصف شهر لا تصح، لأنه لا بدله من الخروج إلى عرفات" حاجی جب (ذوالحجہ کے) دس دنوں میں مکہ میں داخل ہو اور وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے، تو یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ عرفات جانا اس کا ضروری ہے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 01، صفحہ 298، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "الٰہ آباد میں پورے پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت کی اور ساتھ ہی یہ معلوم تھا کہ ان میں ایک شب دوسری جگہ ٹھہرنا ہو گا، تو یہ پورے پندرہ دن کی نیت نہ ہوئی اور سفر ہی رہا۔ "فی الدر المختار لو دخل الحاج مکۃ ایام العشر لم تصح نیتہ لانہ یخرج الٰی منٰی وعرفۃ" درمختار میں ہے کہ اگر کوئی حاجی مکہ میں ذوالحج کے عشرہ میں داخل ہوا تو اس کی نیت درست نہیں، کیونکہ اس نے منٰی اور عرفات کی طرف جانا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 08، صفحہ 251، 252، ملتقطا۔ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net